# خلاصۂ مضامینِ

# قرآنِ حکیم

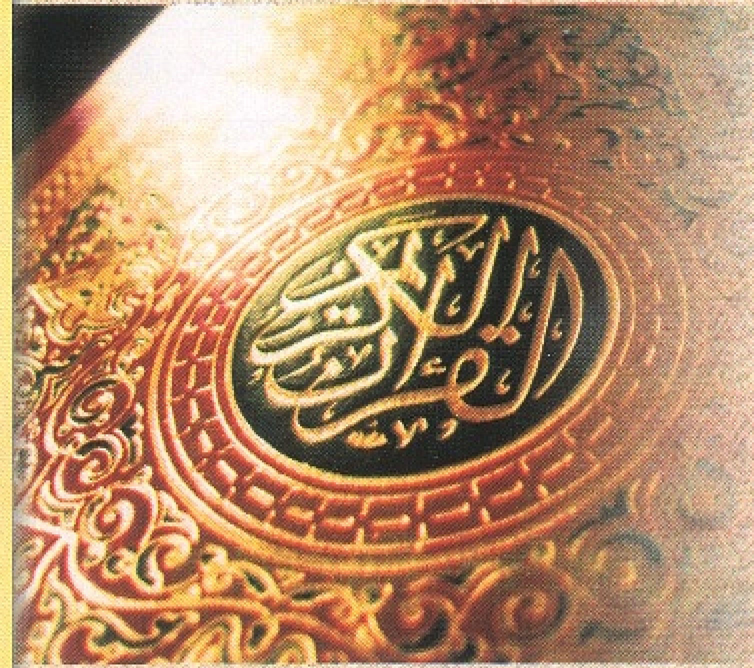


آٹھواں پارہ

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

# خلاصہ مضامینِ قرآن

## آٹھواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿﴾ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿﴾

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ وَکَلَّمَھُمُ الْمَوْتٰی وَحَشَرْنَا عَلَیْھِمْ کُلَّ شَیْءٍ قُبُلًا مَّا کَانُوْا لِیُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ یَجْھَلُوْنَ ﴿﴾ (الانعام :۱۱۱)

### آیت ۱۱۱

### کافر معجزہ دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائیں گے

اِس آیت میں ایک بار پھر اہلِ ایمان کو تسلی دی گئی کہ مشرکینِ مکہ کے سامنے اگر فرشتوں کا نزول ہو اور مُردے زندہ ہو کر اُن سے کلام کریں یا اُن کی فرمائش کے مطابق ہر شے اُن کے سامنے حاضر کر دی جائے، وہ پھر بھی ایمان لانے والے نہیں۔ اُن کا معجزہ دکھانے کا مطالبہ جہالت اور ہٹ دھرمی کا مظہر ہے۔

### آیات ۱۱۲ تا ۱۱۳

### شیاطین خوشنما باتیں دھوکہ دینے کے لیے سجھاتے ہیں

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ انسانوں اور جنات میں سے بعض شیاطین ہیں جو ایک دوسرے کو بڑی خوشنما لیکن پُرفریب باتیں سجھاتے ہیں تاکہ انبیاء اور نیک لوگوں کے مشن میں رکاوٹیں کھڑی کر سکیں۔ معجزہ دکھانے کا مطالبہ بھی ایسی ہی ایک پُرفریب بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شیاطین کو اِس مذموم حرکت کے لیے چھوٹ اِس لیے دی جاتی ہے تاکہ اِن باتوں سے وہ لوگ متاثر ہوں جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور اپنی بدعملی کے لیے پہلے ہی سے جواز ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں۔ یہ باتیں اُنہیں جواز فراہم کر دیتی ہیں اور وہ اپنی بداعمالیاں

اب زیادہ دھڑلے سے جاری رکھتے ہیں۔دورِحاضر میں روشن خیالی اوراعتدال پسندی خوشنما لیکن پُرفریب باتیں ہیں جن کا مقصد مغربی تہذیب کورواج دینا ہے۔

## آیات ۱۱۴ تا ۱۱۵

### صرف معبودِ برحق ہی نے عادلانہ احکامات عطا فرمائے

اِن آیات میں اللہ کی کتاب قرآنِ حکیم کی عظمت بیان کی گئی ہے۔اللہ نے تو یہ کتاب نازل فرمائی لیکن معبودانِ باطل نے کچھ بھی نہیں نازل کیا۔مشرکین مکہ سے کہا گیا کہ کیا تمہاری طرف سے سمجھوتے کی پیشکش قبول کرکے اُن معبودانِ باطل کی پرستش کی جائے جنہوں نے کوئی ضابطہ اور قانون نہیں دیا؟ صرف اللہ ہی ہے جس نے عدل پر مبنی تفصیلی ہدایات عطا فرمائیں ۔معبودانِ باطل نے نہ کوئی احکامات دیے اور نہ ہی اُن کی اطاعت کی جاسکتی ہے۔ اُن کی پرستش تو خودغرضی کےتحت کی جاتی ہےتا کہ وہ مشرکین کواُن کی بداعمالیوں کے باوجود اللہ کےعذاب سے بچانے کی سفارش کرسکیں۔اِس کے برعکس معبودِ برحق کی عبادت کا تقاضہ ہے کہ اُس کے عطا کردہ احکامات کی اطاعت کی جائے۔قرآن کی صورت میں عادلانہ تعلیمات کےنزول نے اللہ کا وعدہ سچا ثابت کردیا کہ رب ہونے کے ناتے وہ نوعِ انسانی کی حق کی جستجو کی ضرورت کی بھی تشفی فرمائے گا جیسا کہ اُس نے مادی ضروریات پوری کرنے کا سامان کیا ہے۔

## آیات ۱۱۶ تا ۱۱۷

### اکثریت کی پیروی گمراہ کردے گی

اِن آیات میں واضح کیا گیا کہ ہر دور میں انسانوں کی اکثریت گمراہی کے راستہ پر گامزن رہی ہے کیوں کہ اِس راستہ کی لذت فوری حاصل ہوتی ہے۔اب اگر اکثریت کومعیار بنا کر اُس کی پیروی کی گئی تو انسان لازماً گمراہ ہو کر رہے گا۔مغربی جمہوریت کی گمراہی کا بھی بنیادی سبب یہ کہ اِس میں اللہ کی عطا کردہ شریعت کی پیروی کے بجائے عوام کی اکثریت کی رائے کو فیصلہ کن مانا جاتا ہے۔اِسی لیے اقبال نے کہا :

جمہوریت وہ طرزِ حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گِنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

# آیات ۱۱۸ تا ۱۲۱

## معیارِ حق شریعت ہے، موروثی تصورات نہیں

سورۃ المائدہ آیت ۱۰۳ میں ذکر ہے کہ مشرکین نے بعض جانداروں کو خودساختہ تصورات کے تحت محترم ٹھہرا کر اُن کا ذبیحہ ممنوع قرار دے دیا تھا۔ اسلام قبول کر لینے کے باوجود بعض لوگوں کے ذہن اِن موروثی تصورات کے اسیر تھے۔ وہ محترم ٹھہرائے گئے جانوروں کا گوشت کھانے سے کتراتے تھے۔ اِن آیات میں اللہ نے حکم دیا کہ جس جانور کو اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے اُسے کھاؤ اور اِس حوالے سے مت کوئی عذر پیش کرو۔ ہاں اگر کسی جانور کو غیر اللہ کے نام پر قربان کیا جائے تو اُسے مت کھاؤ۔ اِسی طرح مردار بھی مت کھاؤ۔ مشرکین کی اِس بات کو کوئی اہمیت نہ دو کہ تمہارے نزدیک اللہ کا مارا ہوا مردار جانور تو حرام ہے لیکن جس جانور کو خود اپنے ہاتھ سے ذبح کر کے مارتے ہو وہ حلال ہے۔ یہ دلیل شیاطین نے مشرکین کو سکھائی ہے تاکہ وہ تم سے جھگڑ سکیں۔ مسلمانوں کو یہ بھی حکم دیا گیا کہ ظاہری طور پر بھی گناہ سے بچو اور باطنی طور پر بھی۔ باطنی گناہ سے مراد یہ ہے کہ دل میں تو مشرکانہ تصورات کی وجہ سے کسی جانور کا تقدس ہے لیکن ظاہری طور پر کوئی عذر پیش کر کے اُس جانور کے کھانے سے اجتناب کیا جا رہا ہے۔

# آیت ۱۲۲

## غفلت کی زندگی بسر کرنے والا مُردہ ہے

اِس آیت میں ایسے باسعادت انسان کا ذکر ہے جو غافل یعنی معنوی اعتبار سے مُردہ تھا۔ اللہ نے اُسے غفلت سے نکال کر اپنی ہدایت کی طرف متوجہ فرمایا اور پھر اُسے وہ علمِ ہدایت دیا کہ جس سے وہ دوسروں کو بھی غفلت سے نکال رہا ہے۔ کیا ایسا سعید انسان اُس بدنصیب کی طرح ہوسکتا ہے جو اللہ کی ہدایت سے محروم رہ کر گمراہی کے اندھیروں میں بھٹک رہا ہے۔ مزید

بدقسمتی یہ وہ اپنی بداعمالیوں پر خوش ہورہا ہے اور اُنہیں لوگوں کے سامنے بڑے فخر سے بیان کررہا ہے۔

## آیات ۱۲۳ تا ۱۲۴

## بستی کے سردار بستی کے مجرم بن جاتے ہیں

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ حق کا راستہ آزمائشوں سے گزر کر ہی طے ہوتا ہے۔ آزمائش کی ایک صورت یہ ہے کہ ہر بستی کے سرداروں کو اُس بستی کا مجرم بنا دیا جاتا ہے۔ وہ اہلِ حق کے خلاف بڑی بڑی سازشیں کرتے ہیں۔ البتہ اگر اہلِ حق ڈٹے رہے تو یہ سازشیں اُن کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ حق کے مخالفین کے سامنے جب اللہ کے احکامات آتے ہیں تو وہ مطالبہ کرتے ہیں کہ یہ احکامات اُن پر براہِ راست نازل ہوں۔ وحی کا نزول اللہ کے چنے ہوئے مخلص بندوں پر ہی ہوتا رہا ہے اور مجرم اِس فضل و کرم کے لائق نہیں۔ اِن مجرمین کو عنقریب اپنی روش کی بدترین سزا کا سامنا کرنا ہوگا۔

## آیات ۱۲۵ تا ۱۲۷

## کون ہدایت پر ہے اور کون گمراہی پر؟

اِن آیات میں اللہ نے بشارت دی کہ جس شخص کو اللہ ہدایت دینے کا فیصلہ کرتا ہے اُس کا سینہ اللہ کے احکامات پر عمل کے لیے کھول دیتا ہے۔ اُسے شریعت پر عمل سے دلی اطمینان ہوتا ہے۔ اِس کے برعکس جو شخص شریعت کے احکامات کو بوجھ سمجھے وہ ایسا بدنصیب ہے جسے اللہ نے گمراہ کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ یہ محرومی اُن کے حصہ میں آتی ہے جو ایمان لانا نہیں چاہتے۔ جو اِن باتوں سے یاددہانی حاصل کرتے ہیں، اُن کا پشت پناہ اللہ ہے اور وہ اُنہیں سلامتی کے گھر یعنی جنت کی بشارت عطا فرماتا ہے۔

## آیات ۱۲۸ تا ۱۲۹

## انسانوں کی اکثریت ناکام ہوگی

اِن آیات میں روزِ قیامت ہونے والے ایک مکالمہ کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ شیاطینِ جنات سے

فرمائے گا کہ تم تو انسانوں کی ایک بڑی تعداد کو گمراہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ انسانوں میں سے شیاطین کی پیروی کرنے والے کہیں گے کہ ہم میں سے بعض نے بعض سے فائدہ اٹھایا۔ اللہ فرمائے گا تم سب کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ برے اعمال کرنے والے تمام جنات اور انسان جہنم میں ایک ساتھ جمع کر دیے جائیں گے۔

## آیات ۱۳۰ تا ۱۳۵

## اللہ کسی کو ناحق عذاب نہیں دے گا

اِن آیات میں روزِ قیامت کا ایک منظر پیش کیا گیا۔ اللہ انسانوں اور جنات سے پوچھے گا کہ کیا تمہارے پاس ہمارے رسول حق لے کر نہیں آئے تھے۔ وہ تسلیم کریں گے کہ ہم تک حق پہنچ گیا تھا لیکن دنیا کی زندگی نے ہمیں دھوکہ میں ڈال دیا۔ گویا روزِ قیامت اللہ کسی کو ناحق اور بغیر اتمامِ حُجت کے عذاب سے دوچار نہیں کرے گا۔ ہر شخص کو بدلہ اُس کے عمل کے مطابق ملے گا۔ اعمال کی مناسبت سے ہر ایک کے لیے جنت اور جہنم میں درجات ہوں گے۔

## آیات ۱۳۶ تا ۱۴۰

## مشرک پنڈتوں کے من گھڑت فیصلے

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ مشرکین کے پنڈت عوام کو بیوقوف بنانے کے لیے من گھڑت فیصلے کرتے رہتے ہیں۔ گوشت اور فصل کا ایک حصہ اللہ کے نام کر دیتے ہیں اور دوسرا خود ساختہ معبودوں کے نام۔ خود ساختہ معبودوں کے نام پر بچوں کو ذبح کر کے اُن کی بھینٹ چڑھاتے ہیں۔ جانوروں کے گوشت کو کسی کے لیے حلال اور کسی کے لیے حرام قرار دیتے ہیں۔ بعض جانوروں پر سواری کرنے کو ممنوع قرار دیتے ہیں۔ پابندی لگاتے ہیں کہ فلاں جانور کو اللہ کے نام پر ذبح نہیں کیا جا سکتا۔ عنقریب اللہ اُن کو اِس جھوٹ کی سزا دینے والا ہے۔

## آیات ۱۴۱ تا ۱۴۴

## پھلوں اور جانوروں میں اللہ کی قدرت کے شاہکار

اِن آیات میں اللہ نے پھلوں اور جانوروں میں اپنی تخلیق کی قدرتوں کو نمایاں فرمایا۔ بعض پھل

ایسے ہوتے ہیں جو اُن بیلوں پر نمودار ہوتے ہیں جنہیں سہارا دیا جاتا ہے جیسے انگور اور بعض پھل ایسے درختوں پر لگتے ہیں جو اپنے بلبوتے پر آپ کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ پھل اللہ کی عطا کردہ نعمت ہیں۔ اُنہیں کھاؤ اور جس روز پھل حاصل ہوں اُسی روز عشر اللہ کی راہ میں دے دو۔ جانوروں میں سے کچھ حمل بردار ہیں اور کچھ نہیں۔ حمل بردار مویشیوں میں اونٹ، اونٹنی، بیل اور گائے ہیں۔ غیر حمل بردار مویشیوں میں بکرا، بکری، مینڈھا اور بھیڑ شامل ہیں۔ اُن کو بھی اللہ کے حکم کے مطابق ذبح کرو اور کھاؤ۔ بلا دلیل کسی حلال کردہ شے کو حرام نہ ٹھہراؤ۔ بلا دلیل حلال کو حرام کرنے والے دراصل شیطان کی پیروی کرتے ہیں اور وہ خودساختہ باتوں کو اللہ کی طرف منسوب کرکے لوگوں کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔

## آیات ۱۴۵ تا ۱۴۷

## اللہ نے کن چیزوں کو حرام کیا ہے؟

اِن آیات میں فرمایا گیا کہ اللہ نے مُردار، بہتے ہوئے خون، خنزیر کے گوشت اور ہر اُس کھانے کو حرام قرار دیا ہے جسے اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر نذر کیا گیا ہو۔ یہودیوں پر اُن کی شرارتوں کی وجہ سے اللہ نے ہر ناخُن والا جانور (شتُر مرغ، بطخ) حرام قرار دے دیا تھا اور دیگر جانوروں کی چربی کے کچھ حصے بھی حرام قرار دے دیے تھے۔

## آیات ۱۴۸ تا ۱۵۰

## مشرکین کی ایک خوشنما لیکن فریب کُن دلیل

اِن آیات میں مشرکین کی ایک خوشنما لیکن دھوکہ دینے والی دلیل کا ذکر ہے۔ وہ دلیل یہ ہے کہ اگر اللہ کا اذن نہ ہوتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا شرک نہ کرتے اور نہ ہی کسی شے کو حرام قرار دے سکتے۔ بلاشبہ ہر کام اللہ کے اذن سے ہوتا ہے لیکن برے کام میں اللہ کا اذن ہوتا ہے رضا شامل نہیں۔ مشرکین سے کہا گیا کہ اپنے شرک اور حلال اور حرام کے خودساختہ تصورات کا جواز پیش کرنے کے بجائے بتاؤ کہ کس دلیل کی بنیاد پر تم یہ سب کچھ کر رہے ہو۔ اللہ نے تمہارے

جرائم کو بے نقاب کر کے تم پر حجت پوری کردی ہے۔ مسلمانوں کو منع کیا گیا کہ وہ مشرکین کی خوشنما باتوں سے دھوکہ نہ کھائیں اور ایسے لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کریں جو آخرت کی جواب دہی سے نہیں ڈرتے اور خود ساختہ معبودوں کو اللہ کے برابر ٹھہراتے ہیں۔

## آیات ۱۵۱ تا ۱۵۴

## تورات کے احکاماتِ عشرہ کی قرآنی تعبیر

اِن آیات میں تورات کے احکاماتِ عشرہ یعنی دس احکامات کو مسلمانوں کے لیے معاشرتی ہدایات کے طور پر بیان کیا جارہا ہے۔ وہ دس احکامات حسبِ ذیل ہیں :

i) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔

ii) والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔

iii) اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل مت کرو۔ اُس کے رازق تم نہیں اللہ ہے۔

iv) بے حیائی کے قریب مت جاؤ خواہ یہ ظاہر ہو یا پوشیدہ

v) کسی بھی جان کو ناحق قتل مت کرو۔

vi) یتیم کا مال نہ کھاؤ بلکہ عمدہ طور پر اُس کے مال کی حفاظت کرو۔

vii) ناپ اور تول کو عدل کے ساتھ پورا کرو۔

viii) ہمیشہ عدل کی بات کرو اور جانبداری نہ برتو۔

ix) اللہ کے ساتھ کئے گئے عہد کو پورا کرو۔

x) اللہ کی کتاب ہی سیدھا راستہ ہے پس اُس کی پیروی کرو۔

## آیات ۱۵۵ تا ۱۵۷

## نزولِ قرآن ...... مشرکینِ مکہ کے لیے اتمامِ حجت

اِن آیات میں مشرکین مکہ کو مخاطب کر کے کہا گیا کہ تمہارے پاس ایک بابرکت کتاب آچکی ہے۔ اِس کی پیروی کرو تاکہ اللہ کی رحمت کے مستحق بن سکو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم عذر پیش کرو کہ

کتابیں تو ہم سے قبل یہودیوں اور عیسائیوں کو دی گئیں اور ہم اُن کی تعلیمات سے ناواقف تھے۔ اگر ہمارے پاس کتاب آتی تو ہم اُن کے مقابلہ میں ہدایت کا راستہ اختیار کرنے میں آگے نکل جاتے۔ اب جبکہ تمہارے پاس کتابِ ہدایت آچکی ہے تو اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اِس ہدایت سے رُخ پھیرے۔ ایسے ظالموں کو ہم سزا دے کر رہیں گے۔

## آیت ۱۵۸

## اللہ کی نشانی دیکھنے کے بعد ایمان لانا اور عمل کرنا مفید نہیں

اِس آیت میں فرمایا گیا کہ مشرکینِ مکہ اتمامِ حجت کے باوجود ایمان نہیں لا رہے۔ گویا وہ انتظار میں ہیں کے حساب کتاب کے لیے اللہ زمین پر جلوہ افروز ہو جائے یا فرشتوں کے ذریعے کوئی عذاب اُن پر نازل کر دیا جائے یا اللہ کی کوئی اور نشانی اُن پر ظاہر ہو جائے۔ اللہ کی نشانی ظاہر ہونے کے بعد اُن کا ایمان لانا یا کوئی نیکی کرنا اُن کے لیے ہرگز مفید نہ ہوگا۔ بہتر ہے کہ غیب میں رہتے ہوئے ہی ایمان اور عملِ صالح کی سعادت حاصل کر لیں۔

## آیت ۱۵۹

## دین کے حصے بخرے کرنے والوں سے اللہ کے رسول کا کوئی تعلق نہیں

اِس آیت میں واضح کیا گیا کہ دینِ اسلام ایک وحدت ہے جو زندگی کہ ہر گوشے میں اللہ کی اطاعت کا تقاضا کرتا ہے۔ ایسے لوگوں سے اللہ کے رسول ﷺ کا کوئی تعلق نہیں جو دین کے حصے بخرے کر دیں یعنی دین کی ایک بات کو تو پکڑ لیں اور دوسری بات سے صرفِ نظر کریں۔ پھر کسی ایک ہی بات کو اہمیت دے کر اپنی پہچان بنالیں اور اِس بنیاد پر ایک فرقہ کی شکل اختیار کرلیں۔

## آیت ۱۶۰

## نیکی کا اجر دس گنا ملے گا

اِس آیت میں بشارت دی گئی ہے کہ جو فرد بھی نیکی کرے اور پھر اُس نیکی کو محفوظ رکھتے ہوئے

اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو اُسے اُس کا دس گنا اجر عطا کیا جائے گا۔ اِس کے برعکس جس نے برائی کی اور توبہ نہ کی اُسے اُس برائی کے برابر ہی سزا ملے گی۔

## آیات ۱۶۱ تا ۱۶۳

### صراطِ مستقیم کیا ہے؟

اِن آیات میں صراطِ مستقیم کی وضاحت کی گئی ہے۔ نظری طور پر صراطِ مستقیم ایک خالص دین ہے جو زندگی کے ہر گوشے میں اللہ کی اطاعت کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ عملی طور پر صراطِ مستقیم دراصل ملتِ ابراہیمؑ ہے یعنی حضرت ابرہیمؑ کی طرح انسان اللہ کے ہر حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دے۔ اُس کی نماز اور قربانی کی طرح اُس کا جینا مرنا بھی اللہ ہی کے لیے ہو جائے۔

## آیات ۱۶۴ تا ۱۶۵

### ربِ حقیقی اللہ ہی ہے

اِن آیات میں واضح کیا گیا کہ اصل رب اللہ ہی ہے جو ہر شے کا مالک اور پروردگار ہے۔ اُسی کی طرف تمام انسانوں کو لوٹ کر جانا ہے۔ وہی ہر انسان کے آخری انجام کا فیصلہ فرمائے گا۔ اُس نے دنیا میں ہمیں آزمائش کے لیے عارضی اختیارات دیے ہیں۔ ہم اِن اختیارات کو اُس کی مرضی کے مطابق استعمال کر کے اُس کی رحمت کے مُستحق ہو سکتے ہیں اور اختیارات کے غلط استعمال سے اُس کے عذاب کو دعوت دے سکتے ہیں۔

# سورۃ الاعراف

### تاریخِ انسانی کے بیان پر مشتمل سورۂ مبارکہ

☆ یہ سورۂ مبارکہ میں حجم کے اعتبار سے طویل ترین مکی سورہ ہے۔

☆ اِس سورۂ مبارکہ میں تاریخِ انسانی کے تینوں ادوار یعنی ازل، ابد (آخرت) اور ازل و ابد کے درمیانی عرصہ کے اہم واقعات کا بیان ہے۔

## آیات کا تجزیہ :

| | |
|---|---|
| ☆ آیات ۱ تا ۱۰ | سورۂ مبارکہ کے مضامین کا اشاریہ (index) |
| ☆ آیات ۱۱ تا ۳۵ | ازل کا بیان |
| ☆ آیات ۳۶ تا ۵۸ | ابد کا بیان |
| ☆ آیات ۵۹ تا ۱۴۱ | چھ اقوام کی داستان کا بیان |
| ☆ آیات ۱۴۲ تا ۱۷۱ | تاریخِ بنی اسرئیل کے اہم واقعات |
| ☆ آیات ۱۷۲ تا ۱۷۹ | ازل، ابد اور درمیانی عرصہ کے واقعات کا بیان |
| ☆ آیات ۱۸۰ تا ۲۰۶ | عبرت وموعظت |

## آیات ۱ تا ۱۰

### سورۂ مبارکہ کے مضامین کا اشاریہ

اِن آیات میں اُن مضامین کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو تفصیل سے اِس سورۂ مبارکہ میں بیان ہوئے ہیں۔ ایسی قوموں کے انجام کا اجمالی ذکر ہوا جن پر اُن کی نافرمانیوں کی وجہ سے اچانک عذاب آیا اور وہ فریاد کرتے رہ گئے کہ ہم ہی ظالم تھے۔ پھر انسانوں کی قسمت کا اصل فیصلہ تو روزِ قیامت ہوگا جس روز وزنِ اعمال ہی فیصلہ کن ہوگا۔ جن کی تولیں بھاری ہوں گی وہ جنت میں پرسکون زندگی بسر کریں گے اور جن کی تولیں ہلکی ہوں گی وہ ہمیشہ ہمیش کے خسارے کا سامنا کریں گے۔ اللہ نے دنیا میں انسانوں کو امتحان کے لیے بھیجا ہے اور بے شمار نعمتیں دی ہیں۔ دانشمندی کا تقاضا ہے کہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر ادا کریں اور اُس کی فرمانبرداری کی زندگی بسر کریں۔

## آیات ۱۱ تا ۲۵

### قصہّ آدم وابلیس

اِن آیات میں سورہ ٔبقرۃ رکوع ۴ کے بعد اب دوسری بار قصہ آدم وابلیس بیان کیا جارہا ہے۔

اِس مقام پر اللہ نے آدمیت اور شیطنت کا فرق بڑے عمدہ پیرائے میں واضح کیا ہے :

i- حضرت آدمؑ کو اللہ نے عظمت و بڑائی کا مقام عطا فرمایا جبکہ ابلیس نے خود سے بڑائی کا اظہار کیا۔

ii- حضرت آدمؑ نے اعلیٰ مقام کے حصول کی خواہش کے تحت خطا کی جبکہ ابلیس نے نفسانی خواہش کی وجہ سے اللہ کی نافرمانی کی۔

iii- آدمؑ سے خطا کروائی گئی جبکہ ابلیس نے خود سے اللہ کی نافرمانی کی۔

iv- آدمؑ نے خطا کی ذمہ داری خود قبول کی جبکہ ابلیس نے اِس کے لیے اللہ کو موردِ الزام ٹھہرایا۔

v- اللہ نے ابلیس سے نافرمانی پر جب باز پرس کی تو اُس نے اپنی نافرمانی کا جواز پیش کیا جبکہ حضرت آدمؑ کو جب اللہ نے متوجہ فرمایا تو فوراً اپنی خطا تسلیم کی اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کی :

رَبَّنَا ظَلَمۡنَآ اَنۡفُسَنَا سکتة وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ

”اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں بخش نہ دیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم تو ہو جائیں گے خسارہ پانے والے“۔

# آیات ۲۶ تا ۲۸

## لباس میں تقویٰ اختیار کرو

اِن آیات میں اللہ نے خبردار فرمایا کہ اے نسلِ آدم جس طرح ابلیس نے جنت میں تمہارے والدین کا لباس اتروایا تھا کہیں وہ اِس دنیا میں تمہیں بھی عریانی اور فحاشی میں مبتلا نہ کر دے۔ اللہ نے تمہارے لیے ایسا لباس پیدا فرمایا ہے جو تمہارے ستر کو پوشیدہ رکھتا ہے اور تمہارے لیے زیب و زینت کا بھی باعث ہے۔ اِس لباس میں تقویٰ کا رنگ نظر آنا چاہیے یعنی

i- لباس پورے ستر کو چھپانے والا ہو۔

ii- باریک نہ ہو کہ جسم نظر آئے۔

iii- چُست نہ ہو کہ اعضائے جسمانی نمایاں ہوں۔

iv- لباس میں اسراف نہ ہو۔

v- لباس میں تکبر کا اظہار نہ ہو۔

vi- مرد عورتوں کا سا اور عورتیں مردوں کا سا لباس نہ پہنیں۔

vii- مرد خالص ریشمی لباس سے اجتناب کریں۔

شیطانی قوتیں ہر دور میں انسانوں کو بے حیا کرنے پر تلی رہتی ہیں۔ دورِ نبوی ﷺ میں شیطان کے ایجنٹ مشرکینِ مکہ برہنہ ہو کر طواف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ نے ہمارے باپ دادا کو اِس کا حکم دیا تھا۔ اللہ نے واضح فرما دیا کہ وہ ہرگز بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔ آج بھی دنیا دار صوفیاء لباس کو ایک تکلف قرار دے کر برہنہ رہنے کو اعلیٰ درجہ کی نیکی قرار دیتے ہیں۔ دوسری طرف مغربی تہذیب سے مرعوب عناصر بے حیائی کو کلچر کے نام پر فروغ دے رہے ہیں۔

## آیات ۲۹ تا ۳۰

### اللہ عدل کا حکم دیتا ہے

اِن آیات میں اللہ نے فرمایا کہ وہ عدل کا حکم دیتا ہے۔ بے حیائی عدل کی ضد ہے کیوں کہ یہ انسانیت پر ظلم کرتی ہے اور انسانوں کو حیوان بنا دیتی ہے۔ ایک بے حیا انسان کسی دوسرے انسان پر ڈورے ڈال کر اُس کے خاندان پر ظلم کرتا ہے۔ شوہر اور بیوی کا تعلق کمزور ہوتا ہے اور اولاد پر اُس کے منفی اثرات ہوتے ہیں۔ اللہ عبادات کے دوران لباس اتارنے کا نہیں بلکہ خشوع وخضوع اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ جیسے آج تم نماز کے دوران اللہ کی بارگاہ میں کھڑے ہوتے ہو ایسے ہی روزِ قیامت بھی کھڑا ہونا پڑے گا۔ وہاں فیصلہ ہوگا کون ہدایت پر ہے اور کون گمراہ۔ گمراہ وہی ہوں گے جنہوں نے شیطانوں کو دوست بنایا اور اُن کی پیروری کی۔

## آیات ۳۱ تا ۳۲

### حلال اشیاء کو حرام سمجھ لینا زُہد نہیں

اِن آیات میں اللہ نے فرمایا کہ جو بھی زیب وزینت کی اشیاء اللہ نے پیدا فرمائی ہیں اور جو بھی

پاکیزہ رزق اللہ نے بندوں کو عطا کیا ہے وہ ہرگز حرام نہیں۔ جائز ذرائع سے اُن سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اسراف یعنی نعمتوں کو ضائع کرنا منع ہے۔ خاص طور پر نماز کے وقت تو ضروری ہے کے اچھا لباس زیب تن کیا جائے اور زیب و زینت اختیار کی جائے تا کہ اللہ کی بارگاہ میں اہتمام کے ساتھ حاضری ہو۔

## آیت ۳۳

### بے حیائی حرام ہے خواہ ظاہر ہو یا پوشیدہ

اِس آیت میں اللہ نے بے حیائی کی ہر صورت کو خواہ وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ حرام قرار دیا ہے۔ پوشیدہ بے حیائی سے مراد ہے فحش باتوں کے بارے میں سوچنا' نظروں کی خیانت' تنہائی میں فحش حرکات' ذو معنی بات جس کا ایک معنی فحش مفہوم رکھتا ہو' کسی منکوحہ سے نکاح، طلاقِ مغلظ کے باوجود بیوی کے ساتھ رہنا وغیرہ۔ بے حیائی کے علاوہ اللہ نے ہر قسم کی زیادتی، گناہ، شرک اور اللہ کی طرف بے سند باتیں منسوب کرنا حرام قرار دیا۔

## آیت ۳۴

### ہر قوم پر زوال آئے گا

اِس آیت میں اللہ نے اِس حقیقت سے آگاہ فرمایا کہ ہر قوم کے لیے ایک مہلتِ عمل ہے۔ اِس کے بعد اُس پر زوال آکر رہتا ہے جسے کوئی نہیں ٹال سکتا۔ بہتری اِسی میں ہے کہ مہلت سے فائدہ اٹھا کر اللہ کو راضی کرنے کی سبیل کی جائے۔

## آیات ۳۵ تا ۳۶

### وحی کی پیروی ہی میں بھلائی ہے

اِن آیات میں اللہ نے آگاہ فرمایا کہ ہم نے نسلِ آدمؑ کو دنیا میں امتحان کے لیے بھیجا ہے۔ اِس امتحان میں کامیابی کے لیے ہم رسول بھیجتے رہے جو اللہ کا پیغام لوگوں کو سناتے رہے۔ اب جو لوگ اللہ کے پیغام کے مطابق زندگی بسر کریں گے وہ ہر غم اور دکھ سے نجات پا جائیں

گے۔ اِس کے برعکس جو لوگ اللہ کے پیغام سے رُخ موڑیں گے ہمیشہ ہمیش کے عذاب سے دوچار رہوں گے۔

## آیات ۳۷ تا ۳۹

### دنیا و آخرت کا برا انجام

اِن آیات میں آگاہ کیا گیا کہ جو لوگ اللہ کی عطا کردہ ہدایت سے رُخ پھیر دیتے ہیں اُن کی موت انتہائی حسرتناک ہوتی ہے۔ فرشتے پوچھتے ہیں کہ کہاں ہیں وہ تمہارے معبود جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے تھے۔ وہ اعتراف کریں گے کہ اِس وقت کوئی ہماری مدد کے لیے موجود نہیں۔ روزِ قیامت ان بدنصیبوں کو جہنم میں داخل کیا جائے گا۔ وہ اللہ سے فریاد کریں گے کہ ہمیں ہمارے باپ دادا نے گمراہ کیا تھا لہٰذا اُنہیں دگنا عذاب دیا جائے۔ اللہ فرمائے گا ہر ایک کے لیے دُگنا عذاب ہوگا۔ اِس لیے کہ تم نے بھی اپنی اولادوں کو اِسی طرح گمراہ کیا جیسے تمہارے باپ دادا نے تمہیں گمراہ کیا۔

## آیات ۴۰ تا ۴۱

### اللہ کی آیات کو جھٹلانے والے کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے

اِن آیات میں فرمایا گیا کہ جن لوگوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور تکبر کرتے ہوئے اُن سے رُخ پھیرا وہ اُس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوسکیں گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکہ میں سے گزر نہ جائے۔ جہنم اُن کا ٹھکانہ ہوگا جہاں آگ نے اوپر اور نیچے سے اُنہیں ڈھانپ رکھا ہوگا۔ **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ**۔ آمین!

## آیات ۴۲ تا ۴۳

### جنت عمل کی وجہ سے عطا کی جائے گی

اِن آیات میں اہلِ جنت کا ذکر ہے۔ اللہ اُن کے دلوں سے باہمی کدورتیں نکال دے گا۔ وہ ایسے باغات میں لطف اندوز ہو رہے ہوں گے جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ

عرض کریں گے کہ کل شکر اللہ کا ہے جس نے ہمیں ہدایت دی اور نیکی کی راہ پر چلا کر جنت تک پہنچایا۔ جواب میں اللہ ارشاد فرمائے گا کہ تمہیں جنت تمہارے اعمال کی وجہ سے عطا کی گئی ہے۔

جنت تری پنہاں ہے تیرے خونِ جگر سے
اے پیکرِ گل کوششِ پیہم کی جزا دیکھ

## آیات ۴۴ تا ۴۵

### اہلِ جنت کی اہلِ جہنم سے گفتگو

اِن آیات میں بتایا گیا کہ اہلِ جنت، اہلِ جہنم سے پوچھیں گے کہ اللہ نے ہم سے جو انعامات کا وعدہ کیا تھا وہ سچ ثابت ہوا۔ اب بتاؤ تمہارے لیے جس عذاب کی وعید تھی وہ پوری ہوئی یا نہیں۔ اہلِ جہنم کہیں گے ہاں ۔ ایسے میں ایک پکارنے والا کہے گا کہ ایسے ظالموں پر اللہ کی لعنت واقع ہو چکی ہے جو دوسروں کو اللہ کی طرف آنے سے روکتے تھے اور اللہ کے احکامات پر اعتراضات کرتے تھے۔

## آیات ۴۶ تا ۴۹

### اصحابِ اعراف کا تذکرہ

جنت اور جہنم کے درمیان کچھ لوگ ہوں گے جو اصحاب الاعراف کہلائیں گے۔ وہ بعض گناہوں کی وجہ سے جنت میں داخلہ سے محروم ہوں گے۔ البتہ بعض نیکیوں کی وجہ سے جہنم میں گرنے سے بھی محفوظ ہوں گے۔ وہ اہلِ جنت کو دیکھ کر سلام پیش کریں گے۔ جب اُن کی نگاہیں اہلِ جہنم کی طرف پھیر دی جائیں گی تو وہ اُنہیں اُن کے جرائم پر ملامت کریں گے۔ بعدازاں نبی اکرم ﷺ کی دعائے شفاعت اور اللہ کی رحمت کے ظہور کی وجہ سے اصحابِ اعراف بھی جنت میں داخل کر دیے جائیں گے۔

## آیات ۵۰ تا ۵۳

### اہلِ جہنم کی اہلِ جنت سے گفتگو

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ اہلِ جہنم، اہلِ جنت سے درخواست کریں گے کہ ہم پر جنت سے

کچھ پانی اور دیگر نعمتیں پھینک دو۔اہلِ جنت کہیں گے کہ اللہ نے یہ نعمتیں کافروں پر حرام کردی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین کو مذاق سمجھا اور دنیا کی زندگی کے دھوکہ میں پڑ گئے۔اللہ نے کتابِ ہدایت بھیجی لیکن اُنہوں نے اِس سے فائدہ نہ اٹھایا۔اب روزِ قیامت حسرت کریں گے اور دنیا میں دوبارہ بھیجے جانے کی درخواست کریں گے تاکہ اپنے جرائم کی تلافی کر سکیں۔اللہ اُن کی اِس درخواست کو رد فرمادے گا۔

## آیت ۵۴

### حقیقی رب صرف اور صرف اللہ ہے

اِس آیت میں واضح کیا گیا کہ تمام جہانوں کا حقیقی رب اللہ ہے جس نے چھ مراحل میں آسمان و زمین پیدا کیے۔سورج، چاند اور ستاروں کو انسانوں کی خدمت میں لگادیا۔انسانوں کی سہولت کے لیے رات اور دن کا باقاعدہ نظام بنادیا۔پوری کائنات کو اللہ ہی نے بنایا ہے اور ہر شے اللہ ہی کے حکم سے کام کررہی ہے۔بلاشبہ اُس کی ذات بڑی برکتوں والی ہے۔

## آیات ۵۵ تا ۵۶

### دعا کے آداب

اِن آیات میں فرمایا گیا کہ دعا صرف اور صرف ربِ حقیقی یعنی اللہ ہی سے کرنی چاہیے۔دعا کے آداب یہ ہیں :

i- دعا بڑی عاجزی اور رقت کے ساتھ کی جائے۔

ii- دعا تنہائی میں کی جائے۔

iii- دعا میں زیادتی نہ ہو یعنی کسی کے خلاف بددعا نہ کی جائے،ایسی شے نہ مانگی جائے جس سے دوسروں کا نقصان ہو،اونچی آواز سے دعا نہ کی جائے،تکلف اور تصنع کا اسلوب اختیار نہ کیا جائے وغیرہ وغیرہ۔

iv- جس طرح ہم چاہتے ہیں کہ اللہ ہماری دعا قبول فرمائے اِسی طرح ہمیں بھی اللہ کے احکامات قبول کرنے چاہئیں۔

۷- دعا کرتے ہوئے اللہ کا رعب اور خوف انسان پر طاری ہو لیکن اِس کے ساتھ ساتھ اُس سے رحمت کی امید بھی برقرار رہے۔

## آیات ۵۷ تا ۵۸

## بارش میں ہدایت کا سامان

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ اللہ ہواؤں کے ذریعہ بھاری بھاری بادل بھیجتا ہے۔ اِن بادلوں کے ذریعہ بارش برساتا ہے۔ بارش کے ذریعہ مردہ زمین کو زندہ کر کے طرح طرح کے میوے پیدا فرماتا ہے۔ اِس پورے عمل میں ہدایت کے دو سامان ہیں :

i- جس طرح اللہ نے مردہ زمین کو زندہ کیا، اِسی طرح وہ روزِ قیامت مردہ انسانوں کو بھی دوبارہ زندہ کرے گا۔

ii- اچھی زمین پر بارش کے اثرات برگ و بار کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں اور نکمی زمین بارش کے اثرات سے محروم رہتی ہے۔ اِسی طرح وحی کی نعمت سے نیک نیت انسان کے کردار میں محاسن و کمالات ظاہر ہوتے ہیں لیکن بدنیت انسان اِس نعمت کی سعادتوں سے محروم رہتا ہے۔

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر

## آیات ۵۹ تا ۶۴

## قومِ نوحؑ کی داستان

اِن آیات میں حضرت نوحؑ کی اپنی قوم کے ساتھ کشمکش کا بیان ہے۔ وہ قوم شرک کے جرم میں مبتلا تھی۔ حضرت نوحؑ نے قوم کو دعوتِ توحید دی لیکن قوم نے اِس دعوت کو جھٹلایا اور نوحؑ کی شان میں گستاخی کی۔ اللہ نے نوحؑ اور دیگر اہل ایمان کو ایک کشتی میں سوار ہونے کا حکم دیا۔ اِس کے بعد زوردار طوفان آیا۔ کشتی میں سوار افراد محفوظ رہے اور باقی تمام لوگ طوفان میں غرق ہو گئے۔

# آیات ۶۵ تا ۷۲

## قومِ عاد کی داستان

اِن آیات میں حضرت ھودؑ کی قوم،قومِ عاد کے انجام کا ذکر ہے۔حضرت ھودؑ نے قوم کوشرک سے باز رہنے کی تلقین کی اور عقیدۂ توحید اختیار کرنے کی دعوت دی۔قوم نے خود ساختہ معبودوں کوچھوڑنے سے انکار کر دیا اور حضرت ھودؑ کوچیلنج دیا کہ ہم پر عذاب لے آؤ۔اللہ نے اِس قوم پر تیز ہوا چھوڑ دی جس سے تمام نافرمان لوگ ہلاک ہوگئے۔البتہ حضرت ھودؑاور اُن کے ساتھ اہلِ ایمان کو بچالیا گیا۔

# آیات ۷۳ تا ۷۹

## قومِ ثمود کی داستان

اِن آیات میں حضرت صالحؑ کی قوم،قومِ ثمود کا واقعہ بیان ہوا ہے۔حضرت صالحؑ نے اُنہیں جب دعوتِ توحید دی تو اُنہوں نے مطالبہ کیا کہ آپ پہاڑ سے زندہ اونٹنی برامد کرکے دکھادیں۔ہم آپ کی دعوت قبول کرلیں گے۔حضرت صالحؑ نے دعا کی اور اللہ نے دعا کوقبول کرتے ہوے مطلوبہ معجزہ دکھادیا۔قوم ایمان تونہیں لائی لیکن اُس نے اونٹنی کو ہلاک کر دیا۔اب اللہ کی طرف سے زلزلہ کی صورت میں عذاب آیا۔اہلِ ایمان محفوظ رہے اور بقیہ پوری قوم ہلاکت سے دوچار ہوئی۔

# آیات ۸۰ تا ۸۴

## قومِ لوطؑ کی داستان

اِن آیات میں قومِ لوطؑ پر اللہ کے عذاب کا ذکر ہے۔یہ قوم شرک کے ساتھ ہم جنس پرستی کے گناہ میں بھی مبتلا تھی۔حضرت لوطؑ نے اُن کی اصلاح کی بھرپور کوشش کی لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔حضرت لوطؑ کی بیوی کی ہمدردیاں بھی قوم کے ساتھ تھیں۔لہٰذا جب اللہ کی طرف سے عذاب آیا تو لوطؑ کی بیوی بھی اِس کا شکار ہوئی۔اِس قوم کی بستیوں کو الٹ دیا گیا اور اُن پر

تیز ہواؤں کے ذریعہ کنکریوں کی بارش برسائی گئی۔

## آیات ۸۵ تا ۹۳

## قومِ شعیبؑ کی داستان

اِن آیات میں حضرت شعیبؑ کی قوم کے جرائم اور پھر اُن کی ہلاکت کا بیان ہے۔ یہ قوم شرک کے ساتھ ساتھ ناپ تول میں کمی اور رہزنی کے جرائم کا ارتکاب کررہی تھی۔ حضرت شعیبؑ نے اُن کی اصلاح کی حتی المقدور کوشش کی لیکن اُنہوں نے حضرت شعیبؑ کی دعوت کو بڑے تکبر سے پسِ پشت ڈال دیا۔ حضرت شعیبؑ اور اہل ایمان کو اپنی بستیوں سے نکال باہر کرنے کی دھمکی دی۔ اللہ نے اِس قوم کو زلزلہ سے ہلاک کردیا۔ البتہ اہلِ ایمان کو اللہ نے محفوظ رکھا۔

## یاد رکھنے والے حقائق

**عَنْ سَهْلِ بنِ سَعْدٍ ، قَالَ : جَاءَ جِبْرِيْلُ ؑ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، عِشْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مَيِّتٌ ، وَاَحْبِبْ مَنْ اَحْبَبْتَ فَاِنَّكَ مُفَارِقُهٗ ، وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مُجْزٰى بِهٖ ثُمَّ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ شَرَفُ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَعِزُّهٗ اسْتِغْنَاؤُهٗ عَنِ النَّاسِ (مستدرک الحاکم)**

حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیلؑ نبی اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ ”اے محمد ﷺ! زندہ رہ لیجئے جتنا آپ چاہیں (لیکن یہ یاد رکھیں کہ) بالآخر مرنا ہے، اور محبت کرلیجئے جس سے بھی محبت کرنی ہے (لیکن یہ یاد رکھیں کہ) آپ اُسے چھوڑنے والے ہیں، اور عمل کیجئے جو آپ چاہیں (لیکن یہ یاد رکھیں کہ) آپ کو اُس کا بدلہ دیا جائے گا“۔ پھر فرمایا ”اے محمد ﷺ بندۂ مومن کا شرف قیام اللیل میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے نہ مانگنے میں ہے“۔